تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University Solved Assignments Spring 2026	
Course Code:	202 Code
Course Name:	مطالعہ پاکستان
Class:	Matric
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 1

سوال نمبر 1: اسلام سے قبل برصغیر کے لوگوں کے سیاسی اور مذہبی حالات بیان کریں۔

تفصیلی جواب:

تعارف

اسلام سے پہلے برصغیر (موجودہ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش) میں سیاسی طور پر کئی چھوٹی بڑی سلطنتیں اور قبائلی نظام موجود تھے۔ مذہبی طور پر ہندومت غالب تھا، جبکہ بدھ مت اور جین مت بھی مروج تھے۔ معاشرہ ذات پات میں بٹا ہوا تھا اور ظلم و جہالت عام تھی۔

سیاسی حالات

1. **چھوٹی چھوٹی سلطنتیں:**
برصغیر میں کوئی مرکزی طاقت نہیں تھی۔ مختلف علاقوں پر راجپوت، کشن، گپتا اور دیگر خاندان حکومت کرتے تھے۔ عام طور پر جاگیردارانہ نظام تھا جس میں راجہ مطلق العنان ہوتا تھا۔

2. **غیر مستحکم حکومتیں:**
آپس میں جنگیں عام تھیں۔ کمزور حکمران جلد ہی ختم ہو جاتے تھے۔ عوام کو امن میسر نہ تھا۔

3. **جاگیرداری اور ظلم:**
راجہ اور جاگیردار عوام پر بھاری ٹیکس عائد کرتے تھے۔ کسان اور کاریگر غلاموں جیسی زندگی بسر کرتے تھے۔

4. **ہندو راجاؤں کا تسلط:**
زیادہ تر علاقوں پر ہندو راجے حکومت کرتے تھے۔ ان کے دور میں دوسرے مذاہب (بدھ مت، جین مت) کے پیروکاروں پر ظلم ہوتا تھا۔

مذہبی حالات

1. **ہندومت کا غلبہ اور بگاڑ:**
ہندومت میں بت پرستی، مورتی پوجا، اور ذات پات کا نظام انتہائی سخت تھا۔ برہمن (پجاری) سب سے اعلیٰ سمجھے جاتے تھے جبکہ شودر (نیچ ذات) کو انتہائی حقیر سمجھا جاتا تھا۔

2. **بدھ مت اور جین مت:**
بدھ مت (گوتم بدھ کی تعلیمات) اور جین مت (مہاویر کی تعلیمات) بھی موجود تھے، لیکن ان کے پیروکاروں کی تعداد کم ہوتی جا رہی تھی۔ ان مذاہب میں تشدد اور ذات پات کو رد کیا گیا تھا، لیکن بعد میں ان میں بھی بگاڑ آ گیا۔

3. **بت پرستی اور رسومات:**
ہندو کئی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے جیسے برہما، وشنو، شیو، درگا، گنیش وغیرہ۔ رسومات میں جانوروں کی قربانی، بتوں کو نہلانا، اور مہنگے پوجا کے طریقے شامل تھے۔

4. **ذات پات کا نظام:**
یہ نظام مذہب کا حصہ بن چکا تھا۔ اعلیٰ ذات کے لوگ نچلی ذات والوں کو چھوتے تک نہیں تھے۔ شودر کو نہ پڑھنے دیا جاتا تھا، نہ مال جمع کرنے دیا جاتا تھا۔

5. **جاہلیت اور خرافات:**
لوگ جادو ٹونے، فال نکالنے، ستاروں کے اثرات، اور بتوں سے حاجت مانگنے جیسی خرافات میں مبتلا تھے۔ تعلیم صرف برہمنوں تک محدود تھی۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

معاشرتی حالات

- عورت کو مرد کا غلام سمجھا جاتا تھا۔ بیٹی کی ولادت پر خوشی نہیں منائی جاتی تھی۔ ستی پرساد (مرد کی موت پر بیوی کا زندہ جلنا) جیسی بربریت عام تھی۔
- چھوت چھات کا رواج تھا۔ ایک ہی ہندو ذات کے لوگ ایک دوسرے سے کھانا پانی نہیں کھاتے تھے۔

خلاصہ

اسلام سے قبل برصغیر سیاسی طور پر منتشر، مذہبی طور پر جہالت اور ظلم سے بھرا ہوا تھا۔ لوگوں کو امن، مساوات اور انصاف کی شدید ضرورت تھی جو بعد میں اسلام نے فراہم کی۔

سوال نمبر 2: برصغیر میں اسلام کی اشاعت و ترقی کے لیے علماء اور صوفیائے کرام کی خدمات کا احاطہ کریں۔

تفصیلی جواب:

تعارف

برصغیر میں اسلام سب سے پہلے 711ء میں محمد بن قاسم کے ذریعے سندھ میں داخل ہوا۔ لیکن اصل اشاعت علماء اور صوفیاء کی محنتوں سے ہوئی۔ انہوں نے اپنے اخلاق، درویشی، اور محبت بھرے رویے سے لاکھوں لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کیا۔

علماء کرام کی خدمات

1. **شیخ الاسلام خواجہ معین الدین چشتی:**
   اجمیر شریف (ہندوستان) میں سلسلہ چشتیہ کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے ہندوؤں کو اخلاق اور کرامات سے متاثر کر کے اسلام قبول کروایا۔
2. **خواجہ باقی باللہ اور شیخ احمد سرہندی (مجدد الف ثانی):**
   برصغیر میں شرک و بدعات کے خلاف جنگ کی اور خالص اسلامی عقائد کو فروغ دیا۔ انہوں نے مغل بادشاہ اکبر کے دین الٰہی جیسے فتنوں کا قلع قمع کیا۔
3. **شاہ ولی اللہ دہلوی:**
   اپنے دور میں مسلمانوں کی پسماندگی دیکھ کر انہوں نے دین کو سمجھایا، قرآن کا اردو ترجمہ کیا، اور مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ انہی کے مشوروں سے احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو شکست دی۔
4. **سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید:**
   انہوں نے جہاد کی تحریک چلائی اور پنجاب، سرحد میں اسلام کی خالص شکل پھیلانے کی کوشش کی۔

صوفیائے کرام کی خدمات

1. **سلسلہ چشتیہ:**
   - خواجہ معین الدین چشتی، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، خواجہ فرید الدین گنج شکر، خواجہ نظام الدین اولیاء

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- انہوں نے محبت، قربانی، اور خدمت خلق کے ذریعے اسلام پھیلایا۔ ان کے ہاں ہندو اور مسلمان برابر تھے۔ ان کے در شن (مزارات) پر آج بھی لوگ عقیدت رکھتے ہیں۔

2. **سلسلہ سہروردیہ:**
   - شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی
   - انہوں نے پنجاب اور سندھ میں تبلیغ کی۔

3. **سلسلہ نقشبندیہ:**
   - خواجہ باقی باللہ، مجدد الف ثانی، خواجہ میر درد
   - شریعت کی پابندی اور ذکر و فکر پر زور دیا۔

4. **سلسلہ قادریہ:**
   - شیخ عبدالقادر جیلانی کے پیروکار
   - برصغیر میں ان کے خلیفہ میاں میر نے لاہور میں تبلیغ کی، اور دربیر (لاہور) انہی کی یادگار ہے۔

صوفیاء کی تبلیغ کے طریقے

- **ہمدردی اور رواداری:** انہوں نے ہندوؤں کو نہیں توڑا بلکہ ان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اسلام کا پیغام دیا۔
- **موسیقی اور قوالی:** (چشتیہ سلسلہ میں) لوگوں کو محفل سماع سے متوجہ کر کے وعظ کیا جاتا تھا، لیکن بعد میں علماء نے حد سے زیادہ موسیقی کو ناپسند کیا۔
- **کرامات:** لوگوں کو معجزات دکھا کر متاثر کیا جاتا تھا (بشرطیکہ شرک میں نہ بدل جائے)۔
- **خدمت خلق:** مدرسے، مسافر خانے، علاج معالجے کے مراکز قائم کیے۔

نتیجہ

اگرچہ ابتدائی فتوحات نے اسلام کو برصغیر میں داخل کیا، لیکن اصل اشاعت صوفیاء کی محنت، خلوص، اور اخلاق سے ہوئی۔ انہوں نے بت پرستوں کو توحید، ظالموں کو انصاف، اور غریبوں کو مساوات کا پیغام دیا۔ آج بھی برصغیر میں اولیاء اللہ کے مزارات اسلامی عقیدت کے مراکز ہیں۔

سوال نمبر 3: جنگ آزادی 1857ء کی ناکامی کے اسباب کا تجزیہ کریں۔

تفصیلی جواب:

تعارف

1857 کی جنگ (جسے انگریز "سپاہی بغاوت" کہتے ہیں اور ہندوستانی "پہلی جنگ آزادی") برصغیر میں انگریز کے خلاف ایک بڑی مسلح کوشش تھی۔ یہ جنگ ناکام ہو گئی اور انگریز نے اس کے بعد برصغیر پر مزید سخت قابو پالیا۔ اس کی ناکامی کے متعدد اسباب تھے جن کا تجزیہ پیش ہے۔

ناکامی کے اہم اسباب

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1. قائدین کی کمی (مرکزی قیادت کا فقدان):

جنگ کے دوران کوئی ایسا قوم سطح کا قائد نہ تھا جو پوری تحریک کو یکسو کر سکے۔ مختلف علاقوں میں مقامی راجے (جھانسی کی رانی، بہادر شاہ ظفر، نانا صاحب، وغیرہ) نے بہادری سے لڑا، لیکن ان کے درمیان کوئی مربوط منصوبہ نہ تھا۔

2. مشترکہ مقصد کا فقدان (نظریاتی اتحاد نہ ہونا):

مسلمان، ہندو، سکھ سب انگریز کے خلاف تھے، لیکن ان کے اپنے باہمی اختلافات (مذہبی، لسانی، علاقائی) نے اتحاد کو کمزور کیا۔ کچھ ہندو راجے (مثلاً سندھیا، ہولکر، گوالیار کے مہاراجہ) نے انگریز کا ساتھ دیا۔

3. جدید ہتھیاروں اور تربیت کی کمی:

انگریزی فوج جدید رائفلیں، توپیں، اور منظم تربیت رکھتی تھی جبکہ باغیوں کے پاس پرانے ہتھیار، تلوار، نیزے تھے۔ انگریز نے ٹیلی گراف اور ریل گاڑیوں کا استعمال کر کے فوری رسد اور کمک بھیجی۔

4. کچھ ہندو اور سکھ فوجیوں کا انگریز کا ساتھ دینا:

پنجاب کے سکھوں نے (انگریز سے معاہدہ کر کے) انگریز کی مدد کی۔ اودھ، مدراس، اور بمبئی کے بہت سے سپاہی بھی اپنے افسران کے وفادار رہے۔ اس طرح باغیوں کو تنہا کر دیا گیا۔

5. جدید ذرائع مواصلات (ٹیلی گراف) پر انگریز کا کنٹرول:

انگریز نے ٹیلی گراف کے ذریعے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں پیغامات بھیجے اور فوجیں منتقل کیں۔ جبکہ باغی قاصد کبوتر یا پیدل سوار استعمال کرتے تھے، جو سست تھے۔

6. رسد اور خوراک کا بحران:

باغیوں کے پاس طویل جنگ لڑنے کے لیے خوراک، گولہ بارود، اور مالی وسائل نہ تھے۔ جبکہ انگریز نے سمندر کے راستے برطانیہ سے سامان منگوایا۔

7. گھٹیا منصوبہ بندی اور خفیہ رساو:

بغاوت کی منصوبہ بندی خفیہ نہ رہ سکی۔ انگریز کو پہلے سے اطلاع مل گئی (مثال: میرٹھ کے سپاہیوں نے کارتوسوں پر چکنائی واقعے کے بعد غصہ دکھایا، انگریز نے فوری کارروائی کی)۔

8. امیر طبقے اور جاگیرداروں کی بے وفائی:

بہت سے امیر راجے اور جاگیردار انگریز کے وفادار رہے کیونکہ انگریز نے انہیں مراعات دی تھیں۔ انہوں نے باغیوں کی مالی مدد نہیں کی بلکہ مخالفت کی۔

9. علاقائی حدود میں محدود رہنا:

جنگ دہلی، لکھنؤ، کانپور، جھانسی، اور بہار کے کچھ علاقوں تک محدود رہی۔ دوسرے علاقے (پنجاب، بنگال، مدراس، بمبئی) میں بغاوت نہیں پھیل پائی۔

10. انگریز کی سفاکیت اور جنگی جرائم:

انگریز نے باغیوں کو پکڑ کر توپوں کے سامنے اڑا دیا، کھالوں سے اتارا، گھروں کو آگ لگائی۔ اس دہشت نے بہت سے ممکنہ حامیوں کو خاموش کر دیا۔

خاتمہ

1857 کی جنگ ناکام ہوگئی لیکن اس نے انگریز کی نیندیں اُڑا دیں۔ بعد میں انگریز نے براہ راست حکومت سنبھال لی (کمپنی ختم ہوئی) اور اس جنگ کو "سپاہیٔ بغاوت" کا نام دے کر اس کی اہمیت کم کی۔ پھر بھی یہ جنگ آزادی کی پہلی کرن ثابت ہوئی اور 1947 میں آخر کار انگریز کو جانا پڑا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

سوال نمبر4: تحریک علی گڑھ کے مسلم معاشرے پر تعلیمی، معاشی اور سیاسی اثرات کا جائزہ لیں۔

تفصیلی جواب:

تعارف

سر سید احمد خان نے 1857 کی جنگ کے بعد مسلمانوں کے زوال کو دیکھتے ہوئے علی گڑھ میں محمدن اینگلو اورینٹل کالج قائم کیا (جو بعد میں علی گڑھ یونیورسٹی بنا)۔ اس تحریک نے مسلمانوں میں جدید تعلیم، سیاسی شعور اور معاشی بحالی کی راہ ہموار کی۔

تعلیمی اثرات

1. **جدید علوم کا فروغ:**
علی گڑھ کالج میں انگریزی، سائنس، ریاضی، معاشیات اور دوسرے جدید مضامین پڑھائے جانے لگے۔ مسلمانوں نے روایتی مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنسی تعلیم بھی حاصل کرنا شروع کی۔
2. **مسلمانوں میں تعلیمی بیداری:**
سر سید نے یہ ثابت کیا کہ اسلام تعلیم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ انگریز سے نفرت نہ کرو بلکہ ان کی مفید چیزوں (تعلیم، سائنس) کو اپناؤ۔
3. **خواتین کی تعلیم کی طرف توجہ:**
بعد میں علی گڑھ تحریک نے خواتین کے لیے بھی اسکول کھولے، اگرچہ ابتدا میں محدود پیمانے پر۔
4. **دینی اور دنیاوی تعلیم کا امتزاج:**
علی گڑھ میں قرآن اور اسلامیات بھی پڑھائی جاتی تھی۔ اس سے مسلمان بغیر اپنی شناخت کھوئے جدید تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔

معاشی اثرات

1. **نوکریوں میں مسلمانوں کی شرکت:**
علی گڑھ کے فارغ التحصیل مسلمان انگریز سرکار میں اعلیٰ عہدوں (جج، ڈپٹی کلکٹر، وکیل) پر فائز ہونے لگے۔ اس سے ان کی معاشی حیثیت بہتر ہوئی۔
2. **تجرت اور کاروبار میں دلچسپی:**
تعلیم یافتہ مسلمانوں نے بینکنگ، قانون، صحافت اور کاروبار کے شعبوں میں قدم رکھا۔ پہلی بار مسلمان جدید معاشی نظام کا حصہ بنے۔
3. **غریبوں کے لیے وظائف (اسکالرشپ):**
علی گڑھ کالج نے غریب مسلم طلباء کو وظائف دے کر تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے۔
4. **زرعی بہتری میں کردار:**
علی گڑھ کے فارغ التحصیل افراد نے انگریز سرکار میں محکمہ زراعت میں کام کر کے کسانوں کی مدد کی۔

سیاسی اثرات

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1. **مسلم لیگ کی بنیاد: (1906)**

علی گڑھ کالج ہی میں مسلمانوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی۔ اس نے مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی کی راہ ہموار کی۔

2. **دو قومی نظریے کی تشکیل:**

سر سید احمد خان نے سب سے پہلے یہ نظریہ پیش کیا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں (جنہوں نے بعد میں قائد اعظم کو متاثر کیا)۔

3. **ہندو مسلم اتحاد کا خیال (پہلے) اور پھر علیحدگی:**

سر سید نے ابتدا میں ہندو مسلم اتحاد کی بات کی، لیکن جب انگریز نے بنگال کی تقسیم (1905) کو منسوخ کیا اور کانگریس کے رویے سے مسلمانوں کو نقصان ہوتا دیکھا تو انہوں نے علیحدہ انتخابات کا مطالبہ کیا (جو 1909 کے ایکٹ میں منظور ہوا)۔

4. **سیاسی تحریک کی تیاری:**

علی گڑھ نے جسے تعلیم یافتہ طبقہ پیدا کیا وہی بعد میں تحریک پاکستان کا قائدانہ کردار ادا کیا (علامہ اقبال، قائد اعظم بھی علی گڑھ کے طالب علم رہے)۔

5. **مسلمانوں میں سیاسی شعور:**

علی گڑھ میں سیاسی مباحثے، تقاریر اور طلبہ تنظیمیں کام کرتی تھیں۔ اس سے مسلمانوں میں احساس کمتری ختم ہوا اور وہ سیاسی مطالبہ کرنے کے قابل ہوئے۔

تنقید اور حدود

- بعض ناقدین کہتے ہیں کہ علی گڑھ نے مسلمانوں کو انگریز کے وفادار بنا دیا (لیکن بعد میں وہ خود علیحدگی پسند ہو گئے)۔
- یہ تحریک زیادہ تر اعلیٰ طبقے اور شہری مسلمانوں تک محدود رہی، دیہی اور غریب مسلمان اس سے زیادہ مستفید نہ ہو سکے۔

نتیجہ

تحریک علی گڑھ نہ صرف ایک تعلیمی تحریک تھی بلکہ اس نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک بیدار قوم میں تبدیل کر دیا۔ اس کے اثرات نے 1947 میں پاکستان کی تشکیل کی راہ ہموار کی۔

سوال نمبر 5: کانگریسی وزارتوں کے اہم اقدامات کا تجزیہ کریں اور ہندوستان کی سیاست پر اس کے اثرات کا جائزہ لیں۔

تفصیلی جواب:

تعارف

1935 کے ایکٹ کے تحت 1937 میں برصغیر کے مختلف صوبوں میں انتخابات ہوئے۔ کانگریس نے زیادہ تر صوبوں میں حکومت بنائی (جیسے بمبئی، مدراس، متحدہ صوبے، بہار، سنٹرل پروونسز، اور بعد میں شمال مغربی سرحدی صوبہ میں بھی)۔ ان کانگریسی وزارتوں نے 1937 سے 1939 تک (دوسری جنگ عظیم شروع ہونے تک) کام کیا۔ ان کے اقدامات اور اثرات کا تجزیہ پیش ہے۔

کانگریسی وزارتوں کے اہم اقدامات

1. **تعلیمی اصلاحات:**

   - ہندی کو سرکاری زبان بنانے کی کوشش کی گئی (جس سے اردو متاثر ہوئی)۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- وردھا اسکیم (بنیادی تعلیم) متعارف کرائی گئی، جس میں ہندو قوم پرستی اور بھگت ہی کی باتیں شامل تھیں۔
- مدارس اور دینی تعلیم کو فنڈز میں کٹوتی کی گئی۔

2. **زرعی اصلاحات (زمینداری کے خلاف قوانین):**

- کاشتکاروں کو ریلیف دینے کے لیے زمینداری مخالف بل بنائے گئے۔ لیکن یہ زیادہ تر مسلم زمینداروں پر لاگو ہوئے۔
- اودھ میں ٹیننسی (کرایہ داری) ایکٹ پاس کیا گیا جس نے کسانوں کو فوائد دیے، لیکن مسلم مالکان کو نقصان پہنچا۔

3. **قید سے رہائی اور سیاسی قیدیوں کی آزادی:**

- کانگریس نے اپنے کارکنوں کی رہائی کروائی، لیکن مسلم لیگ کے رہنماؤں کو نظر انداز کیا۔

4. **اردو اور مسلم ثقافت کے خلاف اقدامات:**

- اردو کی بجائے ہندی (دیوناگری رسم الخط) کو فروغ دیا گیا۔
- صوبہ متحدہ (موجودہ اتر پردیش) میں اردو کی بجائے ہندی کو سرکاری زبان بنانے کا اعلان کیا گیا۔
- مسلمانوں کے مذہبی تہواروں (مثلاً عید میلاد) کی سرکاری چھٹیاں ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔

5. **بھجیہ اور ترانے (قومی جذبہ):**

- اسکولوں میں بھگت ہی کا ترانہ "وندے ماترم" لازمی کر دیا گیا جسے مسلمان شرک سے تعبیر کرتے تھے۔
- مسلمانوں کے اس اعتراض کو نظر انداز کیا گیا۔

6. **مسلم لیگ کے ساتھ بدسلوکی:**

- کانگریسی وزراء نے مسلم لیگ کو "کیمونل" (فرقہ وارانہ) قرار دیا اور اس کی تنظیمی سرگرمیوں میں رکاوٹیں ڈالیں۔
- مسلم اکثریتی صوبوں (پنجاب، بنگال، سندھ) میں کانگریس اقلیت میں تھی، لیکن پھر بھی انہوں نے وہاں مسلمانوں کو پریشان کیا۔

ہندوستان کی سیاست پر اثرات

1. **مسلمانوں میں بے چینی کا بڑھنا:**

کانگریسی وزارتوں کے ظالمانہ رویے نے مسلمانوں کو یقین دلا دیا کہ کانگریس ہندوؤں کی جماعت ہے اور اس میں مسلمانوں کی کوئی عزت نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان مسلم لیگ کی طرف بڑھے۔

2. **مسلم لیگ کا عروج:**

1937 کے انتخابات میں مسلم لیگ کو بہت کم نشستیں ملی تھیں (صرف 108 میں سے 29)۔ لیکن کانگریسی وزارتوں نے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے (جیسے اردو کا خاتمہ)، اس سے مسلمانوں نے مسلم لیگ کی حمایت شروع کر دی۔ 1939 کے بعد مسلم لیگ بہت مضبوط ہو گئی۔

3. **دو قومی نظریے کی مقبولیت:**

علامہ اقبال اور قائد اعظم نے ہمیشہ کہا تھا کہ ہندو اور مسلمان دو قومیں ہیں۔ کانگریسی وزارتوں کے اقدامات نے اس نظریے کو حقیقت بنا دیا۔ مسلمان سمجھ گئے کہ متحدہ ہندوستان میں ان کا کوئی مستقبل نہیں۔

4. **خلافت تحریک اور دیگر تحریکوں کا اختتام:**

کانگریسی وزارتوں نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا کر یہ ثابت کر دیا کہ اب مسلمانوں کے لیے الگ وطن ہی واحد حل ہے۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

5. **قرارداد پاکستان (23 مارچ 1940) کا باعث:**

کانگریسی وزارتوں کے مظالم کے بعد ہی مسلم لیگ نے "پاکستان" کا مطالبہ کیا۔ یوں یہ وزارتیں پاکستان کی تشکیل کا ایک بڑا سبب بنیں۔

تنقیدی تجزیہ

- کانگریس نے ان اقدامات کو "قومی مفاد" میں بتایا، لیکن حقیقت میں یہ ہندو قوم پرستی تھی۔
- کانگریس کے مسلمان رہنما (مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ) ان اقدامات کو روک نہ سکے، جس سے مسلمانوں کا کانگریس سے اعتماد اٹھ گیا۔

نتیجہ

کانگریسی وزارتوں نے 1937-39 کے مختصر عرصے میں مسلمانوں کے خلاف ایسے اقدامات کیے جس نے ہندو مسلم فاصلہ بڑھا دیا۔ اس نے برصغیر کی سیاست کو یکسر تبدیل کر دیا اور مسلمانوں کو ایک الگ وطن (پاکستان) کی طرف دھکیل دیا۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔